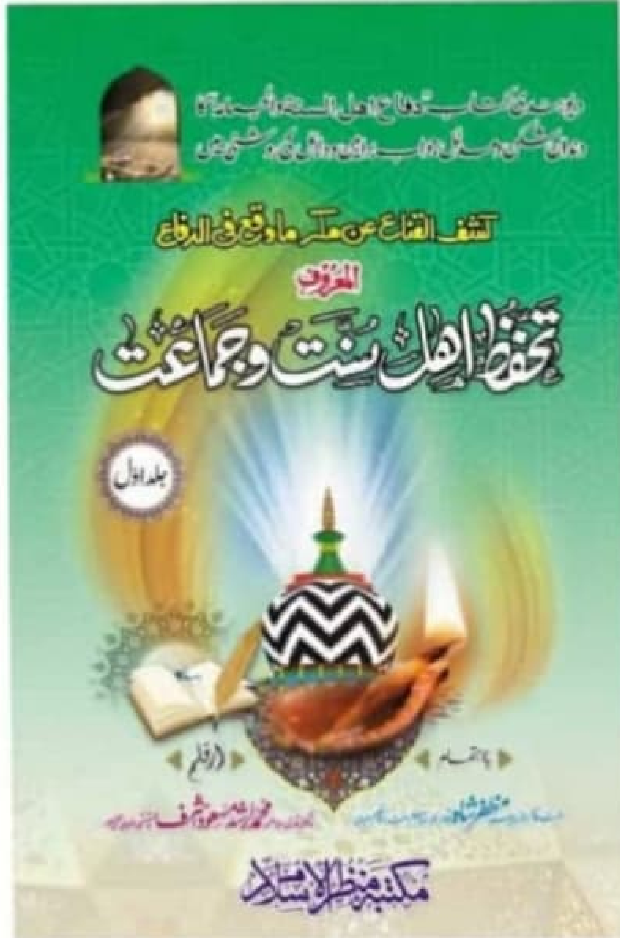


محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ استمداد از اولیاء اللہ کے شد ومد سے قائل ہیں۔ لہٰذا سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے دیوبندیوں کو الزامی جواب دیا ہے کہ جب تم استمداد از اولیاء اللہ کو کفر وشرک ٹھہراتے ہو تو حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اسی استمداد کے قائل ہیں، لہٰذا تمہارے اصول پر العیاذ باللہ حضرت شاہ ولی اللہ کافر ومشرک قرار پائے اور سند حدیث بھی ضائع قرار پائی۔ مگر دیوبندی موصوف نے چور مچائے شور کی مانند وہ اعتراض جو خود اُن پر قائم ہو رہا تھا وہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر جڑ دیا، سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تو یہ اعتراض قائم کرنے سے پہلے عیاذاً باللہ کا لفظ صاف اور واضح انداز میں لکھا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ میں ایسے عقیدے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔

اب قارئین خود فیصلہ کریں کہ دیوبندی موصوف نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر کتنا بڑا بہتان باندھا ہے۔ جس آدمی کو الزامی جواب سمجھنے کی بھی اہلیت نہ ہو اُسے میدان مناظرہ میں نہیں آنا چاہیے، اس سے اُس کا تو کچھ نہیں بگڑتا اُس کے اکابرین کی علمیت کا پول کھل جاتا ہے۔

پھر اگر الزامی جواب دینے کی وجہ سے دیوبندی موصوف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہتک شان سمجھ رہے ہیں (حالانکہ وہ الزامی جواب دیوبندی مسلمات پر مبنی ہے) تو حضرت شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے بابت کیا ارشاد فرمائیں گے؟ انہوں نے بھی ایک عیسائی پادری کو الزامی جواب دیا تھا، ہم وہ پورا واقعہ یہاں پر نقل کرتے ہیں ملاحظہ ہو:

"ایک پادری صاحب دہلی میں مباحثہ کے آئے مسٹر مٹکاف صاحب بہادر ایجنٹ گورنر نے پادری صاحب سے کہا کہ شرط مقرر کرنی چاہیے جو کوئی دونوں میں سے ہار جائے گا اس سے دو ہزار روپے لئے جاویں گے، اگر مولوی صاحب ہار گئے تو میں دوں گا، کس واسطے کہ وہ فقیر ہیں، اور پادری صاحب کو حضرت کی خدمت میں لائے، اور سب حال بیان